کے ساتھ برستا ہے **ان بطش ربک لشدید** ....

مسلمانوں کوانسانیت کے ناطےطوفان سے متاثر ہونے والوں کی مدد ضرور کرنی چاہئے لیکن یہ جو کہا جارہا ہے کہ قربانی کرنے کی بجائے قربانی کی رقم سونامی فنڈ میں دے دیں، یہ شرعا واخلاقا درست نہیں۔ انسانیت کی خدمت کارثواب سہی، لیکن قربانی کے جانوروں کی قیمت اس فنڈ میں جمع کرانے سے قربانی کا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ اگر ایسا ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی زمینی آفات بھی آئیں اور جہادتو مسلسل جاری رہا، لیکن کبھی بھی حضور ﷺ نے یہ حکم نہیں دیا کہ اس سال قربانی کرنے کی بجائے رقوم جہادی فنڈ میں یا غرباء کو دے دی جائیں۔

دراصل اسلام دشمن عناصر اسلامی شعائر کو مٹانے کے درپے ہیں اور وہی اس قسم کے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ ملک مقروض ہےاور مقروض لوگوں کی قربانی نہیں ہوتی۔ اس لئے قربانی نہ کریں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جولوگ پاکستان کے مسلمانوں کو مقروض قرار دے کر قربانی نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں انہوں نے کبھی یہ بھی کہا کہ چونکہ عوام مقروض ہیں اس لئے بجلی کے بل، ٹیلی فون کے بل، گیس کے بل، اورٹیکسز کی ادائیگی ان مقروض عوام پر لازم نہیں۔ اور یہ کہ ازراہ ہمدردی وغم خواری جب تک قوم مقروض ہے اس وقت تک ان مقروضین کے تمام یوٹیلیٹی بلز وہ اپنے خزانہ خاص سے ادا کریں گے؟

قربانی، سنت ابراہیمی وسنت مصطفوی ہے۔ یہ سنت اسی صورت ادا ہوگی جب اسے اس کی اسی ہیئت اور کیفیت کے مطابق ادا کیا جائے گا جو حضور ﷺ کی مقرر کردہ ہے۔ جس شخص پر قربانی واجب ہو وہ اگر جہاد فنڈ میں یا متاثرین کے فنڈ میں قربانی کی نیت سے رقم دے گا تو اس سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا۔

سرحد حکومت کا قابل تعریف اقدام

روزنامہ نوائے وقت کراچی نے خبر دی ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے مطابق قیدیوں کو سال میں تین بار اپنی ازواج کو تین تین دن اپنے ساتھ جیل میں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اسی طرح ان کے چھوٹے بچے بھی ہر سہ ماہی میں تین تین دن اپنے قید والد کے ساتھ جیل میں رہ سکیں گے۔

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)